دعوت و ذکر بہ طریق جدید

ٹکنالوجی کے اس دور میں، مشغولیات کی ہاہا کار میں، باقاعدہ ملاقات کی عدم دستیابی میں، اس وقت ایک نیا طریقۂ کار پھیلتا جا رہا ہے۔ ہر روز اربوں کی تعداد میں مختصر پیغامات ٹیلی فون اور کمپیوٹر کے ذریعے ایک فرد سے دوسرے فرد یا افراد کو منتقل ہوتے ہیں —— پیغام رسانی ہوا کی طرح رچ بس گئی ہے۔ نامکمل جملوں، غیر مانوس اشاروں، ادھورے الفاظ پر مشتمل یہ پیغامات دعوت و ذکر کا ذریعہ بھی بن سکتے ہیں۔

اسلام اندازِ بیان میں ویسے ہی اختصار و جامعیت کی تعلیم دیتا ہے۔ قرآن و سنت کا انداز بھی یہی ہے۔ کلمہ طیبہ، السلام علیکم، بسم اللہ، الحمدللہ —— مختصر الفاظ سمندر سے زیادہ گیرائی اور وسعت رکھتے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتیں، چاہے آمنے سامنے کہی جائیں یا لہروں پر منتقل کی جائیں —— ان کو مؤثر پیرایے میں مطلوبہ نتیجے تک پہنچنے کا باعث ہونا چاہیے۔ یہ باتیں یاد رہتی ہیں اور کتابوں سے زیادہ کارگر ثابت ہوتی ہیں۔ الفاظ پیغام کا روپ ہوتے ہیں، ان کا چناؤ سوچ سمجھ کر کریں۔

- امید اور حوصلہ مندی زندگی کی متاع ہے، اس کو فراہم کریں
- توجہ دلانے سے کام آگے بڑھتا ہے، بہتر ہوتا ہے۔ معمولی توجہ بڑے نتائج دکھا سکتی ہے
- نصیحت اور خیر خواہی کی کوئی انتہا نہیں، یہ بجائے خود رابطے کا بہانا بن سکتی ہے
- اطلاع، معلومات، خبر پہنچانا ایک ضروری عمل ہے۔
- دعا لینا اور دعا دینا، دونوں ہی کا فائدہ ہے۔

آج کے معاشرے میں ہر فرد ایک ناشر اور مبلغ بن سکتا ہے۔ انگلیوں کی معمولی حرکات، حیرت انگیز نتائج دکھا سکتی ہیں —— ٹکنالوجی کی اس طاقت کا مثبت استعمال کیجیے۔ روشنی پھیلایئے اور تاریکی سمیٹنے کا ذریعہ بن جایئے۔

سنابل العلم